# نظرات

ایران میں انقلاب اور اس کی موجودہ حکومت کے متعلق راقم الحروف وقتاً فوقتاً اپنے خیالات کا اظہار کرتا رہا ہے، ابھی گذشتہ ماہ دسمبر میں جنوبی افریقہ کے ایک سفر میں انٹرویو دیتے ہوئے راقم الحروف نے کہا تھا کہ میرے نزدیک انقلاب بہرحال اسلامی ہے اس کو سنی یا شیعہ کہنا درست نہیں ہے البتہ ایران کی موجودہ حکومت کو اسلامی نہیں کہا جاسکتا اور اس کے لئے ہمیں ابھی انتظار کرنا چاہیئے۔ راقم الحروف کا ایران کے انقلاب کے متعلق یہ تاثر اس مشاہدے اور تجربے پر مبنی تھا کہ انقلاب سے پہلے ایرانی طلبہ اور طالبات کی ایک بڑی تعداد علی گڈھ مسلم یونیورسٹی میں تعلیم پا رہی تھی اور یہ سب وضع قطع لباس اور معاشرت اور اخلاق و عادات کے اعتبار سے مغربی تہذیب میں ڈوبے ہوئے تھے لیکن انقلاب کے برپا ہوتے ہی میں نے دیکھا کہ ان نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کی حالت یکسر منقلب ہوگئی، لڑکوں نے ڈاڑھیاں بڑھالیں، انگریزی لباس ترک کر دیا اسی طرح لڑکیوں نے مغربی لباس اور نیم برہنگی ترک کر کے چادر اور لباس ساتر اختیار کر لیا۔ پھر یہی نہیں بلکہ ان سب لوگوں نے سرسید نگر میں ایک بہت بڑا مکان کرایہ پر لیا جس میں پنجوقتہ اذان کے ساتھ نماز با جماعت ہوتی تھی روزانہ عشاء کے بعد باقاعدہ درس قرآن ہوتا تھا اور آئے دن وعظ اور تبلیغ کے اجتماعات ہوتے تھے، ان تمام چیزوں سے متاثر ہونا ایک امر طبعی تھا

اس بنا پر انقلاب کے بعد ہی میں نے برہان میں جو نظرات لکھے تھے اس میں اس انقلاب کی بہت تعریف کی تھی لیکن انقلاب کے پیدا ہونے کے بعد وہاں جو حالات پیش آئے ان کی وجہ سے شکوک و شبہات پیدا ہونے لگے، اور اس بنا پر میں بالکل خاموش ہو گیا، اس درمیان میں مختلف مقالات اور مضامین ان حضرات کی طرف سے شائع ہوتے رہے جنھوں نے خود ایران پہونچ کر حالات کا مطالعہ بچشم خود کیا تھا، یہ مضامین میری نظر سے گذرتے رہے لیکن چونکہ ان مضامین میں ایک دوسرے سے مختلف اور متضاد خیالات و افکار کا اظہار کیا گیا تھا اس بنا پر میں کوئی قطعی فیصلہ نہیں کر سکا اور تردد و تذبذب کے عالم میں رہا۔

---

اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے ہمارے برادر محترم مولانا محمد منظور نعمانی کو کہ انھوں نے نہایت محنت اور جانفشانی سے ان کتابوں کا براہ راست مطالعہ کیا جو خود علامہ خمینی کے قلم کی رہین منت ہیں ان کتابوں میں علامہ خمینی نے نہایت وضاحت اور صراحت کے ساتھ ان بنیادوں کو بے جھجک اور بے تامل بیان کر دیا ہے جس پر انقلاب ایران مبنی ہے اور حکومت کے اس نصب العین اور منہج و طریق کار کی بھی وضاحت کر دی ہے جس پر وہ اب اپنی حکومت کو چلا رہے ہیں اور آئندہ بھی اسی نہج پر کام کرنے کا عزم رکھتے ہیں، مولانا نعمانی نے اپنے اس دقیق اور عمیق و وسیع مطالعے کے نتائج صاف اور شستہ زبان میں نہایت سنجیدگی اور متانت کے ساتھ ماہنامہ الفرقان کی گذشتہ چند اشاعتوں میں شائع کر دئے ہیں، میں نے مولانا کے یہ مقالات بڑی دلچسپی سے اول تا آخر پڑھے اور اب میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ ایرانی انقلاب یا موجودہ حکومت کے متعلق میں نے اب تک برہان میں جو کچھ لکھا ہے میں اس سے رجوع کرتا ہوں۔ الفرقان کے یہ مضامین اسی درجہ اہم اور بصیرت افروز ہیں کہ ان

کے مطالعے کے بعد میں نہیں سمجھتا کہ کوئی سمجھدار سنی مسلمان ان سے اختلاف کی جرأت کرسکتا ہے، جی تو چاہتا تھا کہ میں اس موضوع پر بہت کچھ لکھوں لیکن اس سے خواہ مخواہ مذہبی بحثوں کا دروازہ کھلتا ہے جس میں الجھنا میری افتادِ طبع کے خلاف ہے۔ ضرورت ہے کہ مولانا نعمانی کے ان مضامین کو کتابی شکل میں چھاپنے کے علاوہ ان کا عربی، انگریزی اور فارسی میں ترجمہ بہت بڑی تعداد میں شائع کیا جائے۔

---

بہرحال علامہ خمینی کا ہم سب کو اس لئے شکر گذار ہونا چاہیے کہ اگر وہ چاہتے تو تقیہ کے اصول پر عمل کرکے عالمِ اسلام کی عام ہمدردی حاصل کرنے کے لئے اپنے ان افکار وخیالات کو جو انھوں نے اپنی کتابوں میں ظاہر کئے ہیں بیان نہ کرتے لیکن انھوں نے ایسا نہیں کیا بلکہ نہایت صفائی اور وضاحت سے اپنے بنیادی عقائد وافکار کو اپنی تصنیفات میں بیان کردیا ہے اور اس کے بعد عالمِ اسلام کو موقع دیا ہے کہ وہ ایران کے انقلاب اور اس کی حکومت کے متعلق اپنا موقف متعین کریں یقیناً یہ بہت بڑی جسارت اور خود اعتمادی کی دلیل ہے جس پر علامہ خمینی مبارکباد کے مستحق ہیں۔

والسلام علی من اتبع الھدیٰ

---